© rasailojaraid.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری نواسی
سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا

''جو دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی ہے' وہ ایمان سے محروم ہے۔ ایمان کی دولت اسی شخص کو میسر آسکتی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا تعلق الفت استوار کرلیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو قلب کی گہرائیوں میں اتارلیا ہو۔ اسلام محض زبان سے اقرار کر لینے کا نام نہیں بلکہ یہ انسان سے بہت سے معاملات کا متقاضی ہے۔ اس کا اوّلین تقاضا عمل ہے اور اپنی روزمرہ کی زندگی کو اخلاق وکردار کے بہترین سانچوں میں ڈھالنا ہے۔ اگر تم نے فی الواقع اپنے آپ کو اسلام کی تحویل میں دے دیا ہے تو اس کے بنیادی تقاضوں کو بھی پورا کرو اور اپنی حیاتِ مستعار کے تمام گوشوں کو عمل وحرکت کی گرفت میں لے آؤ۔ تمہارا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، لین دین، لوگوں سے میل جول، نقل وحرکت، کھانا پینا، گفت وشنید، سب کچھ اسلام کے احکام کے مطابق ہونا چاہیے۔''

یہ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ سیدہ امامہ بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہا سے خواتین کے ایک اجتماع میں گفتگو کرتے ہوئے کہے۔ حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم کا نام (مِقْسَم، لَقِیط) ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزی تھا اور والدہ کا سیدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کی ولادت اپنے نانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اس نواسی سے انتہائی پیار تھا۔ بعض اوقات دوران نماز بھی آپ انھیں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو کندھوں پر اٹھا رکھا تھا۔ اسی حالت میں نماز پڑھائی۔ جب رکوع میں جاتے تو اتار دیتے۔ جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔ اسی طرح نماز پوری کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ کسی نے تحفتاً کچھ چیزیں بھیجیں۔ جن میں ایک طلائی ہار بھی تھا۔ اس وقت سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا گھر کے ایک کونے میں کھیل رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ ہار اپنے اہل کے محبوب ترین فرد کو دوں گا۔ ازواج مطہرات نے خیال کیا کہ یہ ہار سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملے گا۔ لیکن آپ نے سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور یہ ہار اپنے ہاتھ سے ان کے گلے میں ڈال دیا۔ بعض روایات کی رو سے یہ ہار نہیں تھا، انگوٹھی تھی اور شاہ حبشہ نجاشی نے بطور ہدیہ آپ کی خدمت میں پیش کی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا سن شعور کو پہنچ چکی تھیں۔ اسی اثناء میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفات کے وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ ان کی وفات کے بعد وہ امامہ (رضی اللہ عنہا) سے نکاح کر لیں۔ چنانچہ اس وصیت کے مطابق یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں۔ سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے انتظام کی ذمہ داری ان کے والد بزرگوار حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے سپرد کی تھی جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق نکاح کے تمام انتظامات خود کیے اور خود ہی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح پڑھایا۔ یہ ۱۱ ہجری کا واقعہ ہے۔

سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا انتیس سال سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں رہیں۔ ۴۰ ہجری میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی تو وہ جناب عبدالمطلب کے پوتے مغیرہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گئے کہ وہ سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کر لیں۔ چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق ان کا عقد ثانی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کر دیا گیا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہا سے نکاح سے قبل انھیں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھی پیغام نکاح پہنچا تھا۔

سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہی وفات پائی۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے ان کے ایک لڑکا پیدا ہوا، جس کا نام یحییٰ رکھا۔ بعض روایات کے مطابق سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ (ماخوذ)

☆☆☆

اسلاف کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے پر
ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف نے ہیڈ کلرک کی پٹائی کر دی

رحیم یار خان (خبر نگار خصوصی) اسلاف کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے پر ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف مولانا رشید احمد عباسی نے ہیڈ کلرک محکمہ اوقاف کی ٹھکائی کر دی اور انھیں دفتر سے نکال دیا۔ تفصیل کے مطابق محکمہ اوقاف کے ہیڈ کلرک خالد جاوید جو نظامت مارکیٹ کے دفتر میں تعینات ہے اور دفتر ہی میں امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا فضل الرحمٰن و دیگر اکابر کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیے جس پر محکمہ اوقاف کے ڈسٹرکٹ خطیب مولانا رشید احمد عباسی نے ان کی ٹھکائی کر دی اور انھیں دفتر سے نکال دیا۔ مولانا رشید احمد عباسی نے کہا کہ دفتر میں بیٹھ کر سیاسی گفتگو نہ کی جائے۔ مولانا رشید احمد عباسی نے اس سلسلے میں ایڈمنسٹریٹر اوقاف رستم خان اور زونل خطیب مولانا حبیب الرحمٰن اختر کو آگاہ کر دیا ہے کہ ہیڈ کلرک خالد جاوید دو سال سے دفتر میں بیٹھ کر اسلاف کے خلاف باتیں کرتا ہے۔ اسے فی الفور تبدیل کر دیا جائے۔ (روزنامہ ”نوائے وقت“ ۲۳ رفروری ۲۰۰۷ء)

© rasailojaraid.com